Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

www.urdupalace.com

"شیرازی صاحب مجھے یقین ہے کہ ایسا ہوا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ بادلوں میں آسمانی بجلی پیدا کر کے اسے ایک مخصوص ٹارگٹ پر گرایا گیا ہے۔ اور آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ وہ ٹارگٹ میں ہوں۔ آپ میرے چہرے پر داغ دیکھ رہے ہیں۔ یہ آسمانی بجلی کا ہی کرشمہ ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ بڑی تعجب خیز بات ہے۔ ویسے اگر ایسا ہے تو پھر یہ کسی انتہائی ذہین سائنسدان کا کارنامہ ہے" ـــــ شیرازی کی آنکھیں واقعی حیرت سے پھیل گئیں۔

"اچھا شیرازی صاحب تھینک یو ویری مچ۔ آپ کل تک رپورٹ مکمل کر دیں اور جن پوائنٹس پر میں نے آپ سے گفتگو کی ہے ان کو پیش نظر رکھیں اور مجھے امید ہے کہ آئندہ آپ کم از کم دفتر میں سرکاری پوزیشن کا خیال رکھیں گے" ـــــ عمران نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اسے باہر نکلتا دیکھ کر چپڑاسی ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے باقاعدہ سیلوٹ داغ دیا۔ عمران اسے آنکھ مارتا ہوا کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے سڑکوں پر پھسلتی ہوئی سنٹرل پبلک لائبریری کی وسیع و عریض عمارت کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ عمران کار سے نیچے اترا اور پھر عمارت میں داخل ہو کر سیدھا چیف لائبریرین کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"فرمائیے جناب" ـــــ چیف لائبریرین نے بڑے اخلاق سے سوال کیا۔

"کیا آپ کے پاس عالمی سائنس ریسرچ کی کیٹلاگ ہوتی ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! مگر آپ کو کون سے موضوع کی کیٹلاگ چاہیئے" ـــــ چیف لائبریرین نے پوچھا۔

"مجھے موسمیات پر عالمی ریسرچ کی کیٹلاگ چاہیئے۔ چاہے وہ کیٹلاگ براہ راست اقوام متحدہ کی ریسرچ کمیٹی کی طرف سے مرتب کی گئی ہو یا پھر اخبارات میں شائع شدہ

www.urdupalace.com

ریسرچ کٹنگ پر مشتمل ہو" ___ عمران نے اپنی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس دونوں ٹائپ کی کیٹلاگ موجود ہے۔ اگر موسمیات میں آپ اپنے موضوع کی مزید وضاحت کر دیں تو زیادہ آسانی رہے گی" ___ چیف لائبریرین نے کہا۔

"مجھے مصنوعی بادل، مصنوعی آسمانی بجلی یا مصنوعی دھند وغیرہ پر متعلق ریسرچ انفارمیشن چاہیئے" ___ عمران نے اپنے موضوع کی مزید وضاحت کر دی۔

"ٹھیک ہے آپ کو اس کے مطابق انفارمیشن مل جائے گی مگر اب وقت ختم ہونے والا ہے آپ کل تشریف لائیے" ___ چیف لائبریرین نے جواب دیا۔

"سوری مجھے یہ انفارمیشن ابھی چاہیئے" ___ عمران نے سنجیدگی سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویری سوری آپ لیٹ آئے ہیں۔ لائبریری ٹائم ختم ہونے والا ہے اور آپ کو انفارمیشن کو لکٹ کرنے کے لئے کم از کم ایک گھنٹہ لگ جائے گا" ___ چیف لائبریرین نے بھی ناگوار لہجے میں جواب دیا۔

"کمال ہے اس ملک کا تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے جو ملتا ہے باون گزا ہی ملتا ہے" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ تمیز سے بات کریں۔ آپ ایک ذمہ دار افسر کے سامنے بیٹھے ہیں" ___ لائبریرین نے عمران کی بات سن کر چڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کی شادی ہو چکی ہے" ___ عمران نے اچانک سوال کیا۔

"ہاں ہو چکی ہے مگر آپ سے مطلب" ___ چیف لائبریرین نے پہلے تو رواداری میں جواب دیا مگر فوراً ہی سوال کی نوعیت کو محسوس کر کے چونک پڑا۔

"پھر آپ کی بیوی ضرور تھانیدار ہوگی۔ اس نے گھر میں روزنامچہ رکھا ہوا ہوگا۔ تبھی آپ کو گھر جانے کی جلدی ہے" ___ عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے تمام

www.urdupalace.com

مسئلہ اس کی سمجھ میں آگیا ہو۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔ آپ جاتے ہیں یا میں چپڑاسی کو بلواؤں"—— چیف لائبریرین عمران کا فقرہ سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گیا۔

"اگر ایسی بات نہیں ہے تو آپ اتنے چڑچڑے کیوں ہیں۔ ادب کے چوکیدار کو کم از کم بے ادب نہیں ہونا چاہیئے"—— عمران نے لاپرواہی سے جواب دیا۔ لہجہ ایسا تھا جیسے بات نہ کر رہا ہو بلکہ کان سے مکھی اڑا رہا ہو۔

لائبریرین کا چہرہ غصّے سے سرخ ہو گیا۔ اس نے گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔

عمران نے دیکھا کہ اب پانی سر سے اونچا ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دس بارہ کارڈ نکال کر ان میں سے ایک کارڈ اس نے بڑے مودب انداز میں لائبریرین کے سامنے رکھ دیا۔ اسی لمحے چپڑاسی کمرے میں داخل ہوا۔ اس سے پہلے کہ لائبریرین اس سے کچھ کہتا عمران نے مڑ کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"دو کوک لے آؤ جلدی"—— اور چپڑاسی عمران کی بات سنتے ہی جھٹکے سے باہر نکل گیا۔ لائبریرین کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"منہ میں مکھی چلی جائے گی۔ اس لئے منہ بند کر کے کارڈ پڑھ لیں"—— عمران نے اس کے کھلے منہ کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا اور لائبریرین کا منہ ایک جھٹکے سے بند ہو گیا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

مگر پھر جیسے ہی اس کی نظر کارڈ پر پڑی وہ اچھل پڑا اور غصّے سے سرخ چہرہ زرد پڑتا گیا۔ کارڈ پر سپرنٹنڈنٹ انٹیلیجنس فیاض احمد لکھا ہوا تھا۔ اب بھلا اس کے سامنے غریب لائبریرین کس کھیت کی مولی تھا۔

چنانچہ دوسرے لمحے اس نے دانت نکال دیئے۔

"سپرنٹنڈنٹ صاحب فرمائیے۔ اگر آپ پہلے ہی اپنا تعارف کروا دیتے تو اتنی بات

www.urdupalace.com

ہی نہ ہوتی "۔۔۔ چیف لائبریرین نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"پھر آپ کے پاس ٹائم ہے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل جناب بھلا آپ لوگوں کے لیے ٹائم کی پابندی ہے۔ آپ تو تمام رات لائبریری کھلوا سکتے ہیں "۔۔۔ چیف لائبریرین بالکل ہتھیار ڈال چکا تھا۔ اتنے میں چپڑاسی نے کوکا کولا کی دو بوتلیں لاکر میز پر رکھ دیں۔ بوتلیں رکھ کر وہ جیسے ہی مڑنے لگا عمران نے اسے روک لیا۔

"یہ لو ایک تم پیو "۔۔۔ عمران نے ایک بوتل اٹھا کر چپڑاسی کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے کہا۔ اور چپڑاسی ہکا بکا آنکھیں پھاڑے کھڑا رہ گیا۔

"بوتل پکڑو اور یہیں بیٹھ کر پیو جلدی کرو "۔۔۔ عمران نے چپڑاسی کو سخت لہجے میں ڈانٹتے ہوئے کہا اور چپڑاسی کے چہرے پر تعجب کے تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے۔ اس نے بے بس نظروں سے چیف لائبریرین کی طرف دیکھا۔

"جیسا صاحب کہہ رہے ہیں ویسا ہی کرو "۔۔۔ چیف لائبریرین نے کہا۔ ویسے اس کی نظروں سے معلوم ہو رہا تھا۔ جیسے عمران کی یہ بات اسے بہت ناگوار گزری ہو۔ مگر ظاہر ہے انٹیلیجنس کے سپرنٹنڈنٹ کے سامنے کیا کہہ سکتا تھا۔

چنانچہ چپڑاسی نے بوتل پکڑی اور پھر یوں کرسی کے کنارے پر بیٹھ کر بوتل پینے لگا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار کوئی چیز پی رہا ہو۔

"یہ آپ لیجئے "۔۔۔ چیف لائبریرین نے دوسری بوتل عمران کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ بیٹھا عیاشی کرتا رہوں۔ یہ بھی چپڑاسی ہی پیئے گا۔ آپ مجھے ریفرنس روم میں لے چلئے "۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

www.urdupalace.com

"چلئے جناب"۔۔۔ چیف لائبریرین اپنی توہین پر غصّہ سے سرخ ہوتا ہوا مگر مرتا کیا نہ کرتا کہ مصداق خاموش ہو گیا۔

مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد وہ عمران کو ایک ائیر کنڈیشنڈ کمرے میں لے گیا جہاں ایک میز۔ آرام کرسی اور ٹیبل لیمپ موجود تھا۔ چیف لائبریرین نے عمران کو کرسی پر بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر ایک ضخیم سی فائل نکالی اور پھر وہ فائل عمران کے سامنے رکھ دی

"آپ اسے دیکھئے میں دفتر میں بیٹھا ہوں۔ کوئی حکم ہو تو یہ میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیجئے۔ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ چیف لائبریرین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے کے بعد وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے فائل کھول کر دیکھنی شروع کر دی تھی۔ چیف لائبریرین تیز تیز قدم اٹھاتا جب اپنے دفتر میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ چپڑاسی کرسی میں دھنسا ہوا بڑے اطمینان سے دوسری بوتل مزے لے لے کر پی رہا تھا۔

"گٹ آوٹ یو نانسنس"۔۔۔ چیف لائبریرین غصّے سے دھاڑا اور چپڑاسی غریب بوتل ہاتھ میں پکڑے تیزی سے باہر جانے لگا۔

"یہ خالی بوتل بھی لے جاؤ نواب صاحب"۔۔۔ چیف لائبریرین نے چیختے ہوئے کہا اور چپڑاسی نے پہلی خالی بوتل اٹھائی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"نجانے کیسے کیسے گدھے حکومت نے پال رکھے ہیں جنہیں دفتر کے وقار کا بھی خیال نہیں۔ ہونہہ اب بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ ایک چپڑاسی فرسٹ کلاس افسروں کے ساتھ بیٹھ کر کوکا کولا پیئے"۔۔۔ چیف لائبریرین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اچانک اس کے ذہن میں ایک نیا خیال بجلی کی طرح کوندا۔ کافی عرصہ پہلے کی ایک بات اس کے ذہن میں آئی تھی کہ کلب میں ایک دوست نے اس کی ملاقات سپرنٹنڈنٹ

www.urdupalace.com

فیاض سے کرائی تھی۔ اور اب اسے یاد آرہا تھا کہ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض یہ تو نہیں تھے۔ ان کا رکھ رکھاؤ دبدبہ وہ تو کچھ اور ہی تھا۔ یہ تو کوئی کالج کا لونڈا معلوم ہوتا ہے۔

"فراڈ!" —— اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال گونجا اور وہ بیٹھے بیٹھے اچھل پڑا۔ اس نے تیزی سے ٹیلیفون اپنی جانب کھسکایا اور پھر انکوائری سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا نمبر پوچھ کر اس نے نمبر گھمائے۔ جوش اور ذلت کے امتزاج سے اس کی انگلیاں کانپ رہی تھیں اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ دل ہی دل میں وہ دعائیں مانگ رہا تھا کہ خدا کرے یہ نوجوان فراڈ نکلے۔ اور پھر وہ اس سے اپنی توہین کا دل کھول کر انتقام لے گا۔ رابطہ فوراً ہی مل گیا۔

"ہیلو سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بات کرائیں" —— چیف لائبریرین نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"کون صاحب بول رہے ہیں؟" —— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز آئی۔ شاید سپرنٹنڈنٹ صاحب کی لیڈی سیکرٹری بول رہی تھی۔

"چیف لائبریرین سنٹرل پبلک لائبریری" —— چیف لائبریرین نے جواب دیا۔

"ایک منٹ توقف کیجئے" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور چند لمحوں بعد ایک انتہائی سخت اور رعب دار آواز چیف لائبریرین کے کانوں میں گونجی۔

"ہیلو فیاض احمد۔ سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلیجنس سپیکنگ" ——

اور چیف لائبریرین کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ اس کا خیال صحیح نکلا تھا۔ یہ نوجوان فراڈ نکلا تھا۔

"سر ایک نوجوان ابھی ابھی میرے پاس آیا ہے۔ اس نے آپ کا کارڈ مجھے دیا ہے اور وہ ٹاپ سیکرٹ ریکارڈ دیکھنا چاہتا تھا مگر مجھے اس پر شک

www.urdupalace.com

گزرا اس لیے میں نے تصدیق کے لئے آپ کو ٹیلیفون کیا تھا" ——— چیف لائبریرین نے اپنی بات کی اہمیت جتانے کے لیے ٹاپ سیکرٹ کا لفظ ساتھ جوڑ دیا تھا۔ حالانکہ پبلک لائبریری میں ٹاپ سیکرٹ ریکارڈ کا ذکر ہی حماقت تھا۔

"میرا کارڈ" ——— دوسری طرف سے سوپر فیاض کی حیرت بھری آواز گونجی۔

"جی ہاں آپ کا کارڈ اس وقت بھی میرے سامنے موجود ہے" ——— چیف لائبریرین نے جواب دیا۔

"وہ نوجوان اب کہاں ہے اور اس کا حلیہ کیا تھا" ——— سوپر فیاض کا لہجہ اس بار بے حد کرخت ہو گیا شاید اسے بھی اس فراڈ پر غصہ آگیا تھا۔

"سر وہ اس وقت ریفرنس روم میں ٹاپ سیکرٹ ریکارڈ کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اور وہ بڑے سڈول جسم اور کشیدہ قامت جوان ہے۔ آنکھوں میں بے پناہ چمک ہے، چہرہ اور ہاتھ کہیں کہیں سے جلے ہوئے ہیں۔ سر کے بال بھی جلے ہوئے محسوس ہوتے ہیں" ——— چیف لائبریرین نے عمران کا حلیہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ٹاپ سیکرٹ ریکارڈ اور میرا ریفرنس۔ یہ بات ہے۔ وہ ضرور کوئی ملک دشمن ہو گا۔ آپ اسے قابو میں رکھیں میں فوراً پہنچ رہا ہوں" ——— سوپر فیاض پر ٹاپ سیکرٹ کا لفظ اثر کر گیا تھا اور اس نے یہ بھی نہ سوچا کہ پبلک لائبریری میں کون سا ٹاپ سیکرٹ ریکارڈ ہو سکتا ہے۔ پھر حلیئے سے بھی وہ نہ سمجھ سکا کہ وہ نوجوان کون ہو گا۔ اس لئے وہ فوری ملک دشمن کی گرفتاری پر آمادہ ہو گیا۔

چیف لائبریرین کے چہرے پر مسرت کا آبشار بہنے لگا۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ریفرنس روم کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دروازے کی جھری سے جھانکا تو عمران فائل میں ہمہ تن غرق تھا۔ چیف لائبریرین نے بڑی آہستگی سے ہینڈل گھمایا اور پھر اس کے آٹو میٹک لاک

www.urdupalace.com

میں لگی ہوئی چابی گھما کر نکال لی۔ اب لاک بند ہو چکا تھا۔ لاک بند کر کے اس نے ایک بار پھر کی ہول سے اندر جھانکا۔ عمران بدستور فائل میں غرق تھا۔

چیف لائبریرین کو تسلی ہو گئی چنانچہ وہ دبے قدموں چلتا ہوا واپس اپنے دفتر میں پہنچ گیا۔

ابھی اسے دفتر میں بیٹھے دس پندرہ منٹ ہوئے تھے کہ اچانک بھاری قدموں کی آوازیں گونجیں اور دوسرے لمحے سوپر فیاض بمعہ چند سپاہیوں کے اپنی مکمل یونیفارم میں ملبوس دفتر میں داخل ہوا۔ چیف لائبریرین ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ نوجوان کہاں ہے"——— فیاض نے انتہائی رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"سر وہ ریفرنس روم میں ہے۔ میں نے ریفرنس روم باہر سے لاک کر دیا ہے۔" چیف لائبریرین نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اچھا کیا۔ اب بتلاؤ کیا کیا باتیں ہوئیں اور وہ کون سا ریکارڈ دیکھنا چاہتا تھا"——— سوپر فیاض کو اب یہ اطمینان ہو چکا تھا کہ نوجوان اب کمرے سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اس لئے اس نے تفصیل طلب کر لی اور چیف لائبریرین نے مکمل تفصیل سے تمام گفتگو بتلا دی اور ساتھ ہی عمران کا کارڈ بھی میز پر سے اٹھا کر سوپر فیاض کے سامنے رکھ دیا۔ سوپر فیاض نے بڑے غور سے کارڈ کو دیکھا اور پھر اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"ایک بار پھر حلیہ بتلاؤ"——— سوپر فیاض نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جو تفصیل چیف لائبریرین نے بتلائی تھی۔ اس سے فیاض پھر سوچ میں پڑ گیا تھا کہ ایسی الٹی سیدھی حرکتیں عمران اکثر کرتا رہتا ہے۔ چیف لائبریرین نے دوبارہ حلیہ بتلا دیا۔

"اچھا ریفرنس روم میں ہمیں لے چلو"——— سوپر فیاض نے ہولسٹر سے ریوالور

www.urdupalace.com

نکالتے ہوئے کہا۔ اور سپاہیوں نے بھی اپنی اپنی رائفلیں تان لیں اور وہ سب چیف لائبریرین کی راہنمائی میں چلتے ہوئے ریفرنس روم کی طرف بڑھ گئے۔

"کھولو" ـــــ سوپر فیاض نے دبے لہجے میں چیف لائبریرین کو حکم دیا اور چیف لائبریرین نے بڑی آہستگی سے کی ہول میں چابی ڈال کر گھما دی۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ شاید اس قسم کی سچولیشن سے اس کا پہلی بار سابقہ پڑا تھا۔ اس لئے اس کے اعصاب پر اس کا بے پناہ دباؤ تھا۔

سوپر فیاض نے ریوالور ہاتھ میں پکڑا اور پھر لات مار کر دروازہ ایک دھماکے سے کھول دیا اور اچھل کر اندر چلا گیا۔

"ہینڈز اپ" ـــــ سوپر فیاض نے کمرے میں جاتے ہی انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ لٹو کی طرح گھوم گیا۔ مگر دوسرے لمحے ریوالور پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی کیونکہ کمرہ خالی تھا۔

چیف لائبریرین اور سپاہی بھی اندر داخل ہو گئے۔ چیف لائبریرین نے جب مقفل کمرے کو اندر سے خالی پایا تو اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"کہاں ہے وہ نوجوان" ـــــ سوپر فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں چیف لائبریرین سے کہا۔

"اب۔ اب۔ ابھی تو وہ کمرے کے اندر تھا۔ میں نے باہر سے دروازہ بند کر دیا تھا اور ابھی آپ کے سامنے کھولا ہے" ـــــ چیف لائبریرین کا ذہن بھونچال کی زد میں آیا ہوا تھا۔

"شٹ اپ۔ وہ نوجوان کوئی جن بھوت تھا کہ بند کمرے سے غائب ہو گیا۔ سیدھی طرح بتاؤ مجھے یہاں بلانے سے تمہارا کیا مقصد تھا" ـــــ سوپر فیاض جھنجھلاہٹ

www.urdupalace.com

میں چیف لائبریرین پر چڑھ دوڑا۔

"مم۔ میں سچ بول رہا ہوں جناب میں نے اسے کمرے میں بند کیا تھا"—— چیف لائبریرین نے بوکھلا کر جواب دیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ نوجوان کے غائب ہونے کی کیا توجیہہ پیش کرے۔

سوپر فیاض اس میز کی طرف بڑھا جس پر وہ ضخیم سی فائل پڑی ہوئی تھی۔ سوپر فیاض نے فائل اٹھائی تو اس کے نیچے کاغذ کا ایک پرزہ پڑا ہوا تھا۔ سوپر فیاض نے جلدی سے وہ کاغذ اٹھا لیا۔

"تمہارے کارڈ کی بڑی اہمیت ہے سوپر فیاض۔ چیف لائبریرین جو مجھے گھاس بھی نہیں ڈال رہا تھا۔ تمہارا کارڈ دیکھتے ہی مرعوب ہو گیا۔ اب اس غریب کو کچھ نہ کہنا۔ مجھے جو کچھ چاہیئے تھا وہ میں لے جا رہا ہوں۔ تم سے ملاقات کے لئے یہاں ٹھہرتا تو ضرور مگر میرے پاس وقت نہیں۔ اچھا اجازت۔ بائی۔ بائی۔ عمران۔"

کارڈ پر لکھی ہوئی عبارت پڑھتے ہی سوپر فیاض کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ عمران کا مسکہ کامیاب رہا تھا۔ اس نے کاغذ مروڑ کر جیب میں ڈالا۔

"اچھا اب ہم چلتے ہیں"—— اس بار اس نے بڑے نرم لہجے میں چیف لائبریرین سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور اس کے نرم لہجے پر ہی چیف لائبریرین کو یہ پوچھنے کا حوصلہ ہوا کہ وہ نوجوان کون تھا اور کیسے غائب ہو گیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ وہ میرا ہی آدمی تھا اور چونکہ بھوت کی نسل سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس کا غائب ہو جانا کوئی حیرت کی بات نہیں"—— سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سپاہیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔ چیف لائبریرین ہونق بنا کھڑا تھا۔ شاید ابھی تک یہ مسئلہ اس کے

www.urdupalace.com

حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا کہ بند کمرے سے نوجوان کیسے غائب ہو گیا۔

میجر بریو ایک چھوٹے سے کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غصے اور پریشانی کا ملا جلا تاثر قائم تھا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا دانت پیستا اور پھر زیر لب بڑبڑاتا رہ جاتا۔ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز کمرے میں گونجی۔ اس نے جھٹکے سے مڑ کر ٹیلیفون کی طرف دیکھا اور چند لمحے بے حس و حرکت کھڑے رہنے کے بعد اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس میجر بریو سپیکنگ" ـــــ اس کے لہجے میں بے پناہ کرختگی اور شدید جھنجھلاہٹ تھی۔

"سر فلیپر نے ابھی ابھی اپنے آدمیوں کو احکامات جاری کئے ہیں کہ وزارت خارجہ کے دفتر کے ریکارڈ روم پر حملہ کر کے فارن سیکرٹ سروس کی فائل حاصل کریں۔ ڈاکٹر براؤن وزارت خارجہ کی عمارت کے ارد گرد شدید بارش کر کے اور آسمانی بجلی گرا کر انہیں کور دے گا" ـــــ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے مشن کے بعد مجھے رپورٹ دینا کہ اس مشن کا کیا انجام ہوا اور فلیپر اور ڈاکٹر براؤن پر اس کا کیا ردعمل ہوا" ـــــ میجر بریو کا چہرہ جوش سے سرخ

www.urdupalace.com

ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں پُراسرار سی چمک دوڑ آئی تھی۔

"بہتر سر میں مطلع کر دوں گا" ــــ دوسری طرف سے جواب آیا اور میجر بریو نے ریسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"اب میں دیکھوں گا فلیپر کیسے کامیاب ہوتا ہے۔ میں اعلیٰ احکام کو بتلاؤں گا کہ میجر بریو کے بغیر ان کا مشن کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے" ــــ اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کوٹھی سے باہر نکل کر وہ تیزی سے سڑک کے کنارے چلتا ہوا ایک کمرشل بلڈنگ میں داخل ہو گیا۔ بلڈنگ کے برآمدے میں پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیب سے ایک ڈائری نکالی اور اس میں سے ایک نمبر نکال کر اس نے بوتھ میں سکے ڈالے اور پھر ڈائری پر لکھے ہوئے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"پی۔اے ٹو سیکرٹری فارن منسٹری" ــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز گونجی۔

"سیکرٹری سر سلطان سے بات کرائیں۔ ایمرجنسی" ــــ میجر بریو نے دانستہ طور پر آواز کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کون صاحب ہیں" ــــ پی۔اے نے اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے پوچھا۔

"ایک دوست! آپ سیکرٹری صاحب سے فوراً بات کرائیں۔ ورنہ ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے گا" ــــ میجر بریو نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں" ــــ دوسری طرف سے پی اے نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد سر سلطان کی باوقار آواز گونجی۔

www.urdupalace.com

"سلطان سپیکنگ" ــــــ

"سر سلطان اب سے تھوڑی دیر بعد وزارتِ خارجہ کی عمارت پر حملہ ہونے والا ہے" ــــــ میجر بریو نے انہیں اطلاع دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ کون بول رہے ہیں" ــــــ سر سلطان کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کا عنصر بھی شامل تھا۔

"میری باتیں چھوڑیں آپ اپنا انتظام کریں" ــــــ میجر بریو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اِدھر اُدھر دیکھ کر وہ فوراً پبلک بوتھ سے باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس کوٹھی کی طرف جا رہا تھا۔ اسے مکمل یقین تھا کر فلیپر کا یہ مشن ناکام ہو جائے گا۔ اور اس طرح اعلیٰ حکام کی نظروں میں اس کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔

اپنے کمرے میں واپس پہنچتے ہی اس نے لباس تبدیل کیا اور پھر ریوالور جیب میں ڈال کر وہ باہر نکل آیا۔ گیراج سے اس نے کار نکالی اور دوسرے لمحے اس کی کار کوٹھی سے نکل کر تیزی سے سڑک پر دوڑنے لگی۔ کار چلاتے چلاتے اس نے آسمان پہ نظریں دوڑائیں تو اسے سیاہ رنگ کے بادل تیزی سے آسمان پر جمع ہوتے دکھائی دیئے۔ اس کے لبوں پر پراسراری مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس کے ذہن میں اپنے ہی ملک کو ڈبل کراس کرنے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ مختلف سڑکوں پر کار دوڑانے کے بعد وہ جلد ہی وزارتِ خارجہ کی وسیع و عریض عمارت کے قریب پہنچ گیا۔

عمارت سے کافی دور اس نے کار پارک کی اور پھر کار کو لاک کر کے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

عمارت کے گیٹ پر حسب معمول دو سپاہی سٹین گنیں لئے پہرہ دے رہے تھے اور اسے کہیں بھی ایسے آثار نظر نہیں آ رہے تھے جن سے وہ سمجھتا کہ سر سلطان کو

www.urdupalace.com

اس کا فون ملنے کے بعد ہنگامی دفاعی انتظامات نہ کئے گئے ہوں۔ اس نے سوچا کہ شاید سر سلطان نے اس کی کال کو کوئی اہمیت نہ دی ہو۔ عمارت کے قریب پہنچ کر اس نے ایک بار پھر آسمان کی طرف دیکھا۔ اب بادلوں کی تہہ خاصی گہری ہو گئی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ شدید بارش کے دوران فلیپر کے آدمی عمارت پر حملہ کریں گے۔ اس لئے اس کے پاس ابھی کافی وقت موجود تھا۔ اس نے جان بوجھ کر سر سلطان کو یہ نہیں بتایا کہ حملہ آوروں کا ٹارگٹ کیا ہے۔ ورنہ ہو سکتا تھا سر سلطان سب سے پہلے وہ فائل وہاں سے ہٹا دیتے اور اس طرح فلیپر کے ساتھ ساتھ اس کا اپنا مشن ناکام ہو جاتا۔ وہ گھومتا ہوا عمارت کی پشت کی طرف آ گیا۔ اس کی عقابی نظریں پوری عمارت کا گہرا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ اندر داخل ہونے کے لئے کوئی رخنہ ڈھونڈ رہا تھا اور پھر وہ رخنہ اسے نظر آ گیا۔ عمارت کی پشت پر ایک بڑی سی کھڑکی تھی جس پر سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ کھڑکی کافی اونچائی پر تھی۔ اور اس کے نیچے دیوار قطعی سپاٹ تھی۔ بظاہر کھڑکی تک پہنچنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا مگر کھڑکی دیکھتے ہی اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اسے دور نزدیک کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا۔ آسمان پر گہرے سیاہ رنگ کے بادل پوری طرح چھا چکے تھے اس لئے ماحول پر خاصا اندھیرا چھا چکا تھا۔ چاروں طرف دیکھنے کے بعد وہ خاصا مطمئن ہو گیا۔ اور پھر وہ تیزی سے عمارت کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے ایک پتلی سی رسی نکالی، جس کے ایک سرے پر ہک لگا ہوا تھا۔ اس نے رسی کا ایک کونا پکڑ کر اسے ہاتھ میں گردش دی اور پھر اسے کھڑکی کی طرف اچھال دیا۔ اس کا پہلا ہی وار کامیاب رہا۔ ہک ایک سلاخ میں پھنس گیا تھا۔ اس نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور پھر رسی کے سہارے تیزی سے [illegible] دیوار پر چڑھتا چلا گیا۔ تقریباً دو منٹ کے

www.urdupalace.com

قلیل عرصے میں کھڑکی کی سلاخ کو تھام چکا تھا۔

ایک ہاتھ سے اس نے سلاخ تھامی اور دوسرے ہاتھ کو اس نے معمولی سا جھٹکا دیا اور اس کے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی کا نگ ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اس نے اس انگوٹھی کو کھڑکی کی سلاخوں پر پھیر دیا۔ انگوٹھی سے ایک سیال کی فوار نکل کر سلاخوں پر پڑی اور جس جس جگہ وہ سلاخ پر سیال گرا سلاخ وہاں سے گلتی چلی گئی۔ چنانچہ میجر بریو نے ایک ہی ہاتھ سے تمام سلاخوں کو اوپر کی طرف موڑ دیا۔ اب کم از کم اس کے گزرنے کا راستہ بن گیا تھا۔ راستہ بننے کے بعد اس نے کھڑکی کے شیشے پر ہاتھ مارا اور کھڑکی کا شیشہ ایک چھناکے سے ٹوٹ کر اندر جا گرا۔ اس نے ہاتھ اندر ڈال کر چٹخنی کھول دی اور دوسرے لمحے کھڑکی اس کے ہاتھ کے معمولی سے دباؤ سے کھلتی چلی گئی۔ کھڑکی کھلتے ہی وہ تیزی سے اچھلا اور پھر پلک جھپکنے میں وہ کھڑکی سے ہوتا ہوا کمرے کے اندر کود گیا۔

اندر کودنے کے بعد اس نے ایک بار پھر باہر کی طرف دیکھا۔ اب ہلکی ہلکی بارش شروع ہو چکی تھی اور اندھیرا پہلے سے زیادہ بڑھ گیا تھا۔ اس نے کھڑکی کے پٹ بند کئے اور پھر جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ اس نے ایک الماری کھول کر دیکھا تو اس میں آفس فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ اس نے الماری دوبارہ بند کر دی اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیب سے مڑی ہوئی ایک تار نکالی اور اس تار کے ذریعے اس نے چند ہی لمحوں میں دروازے کا لاک کھول دیا اور پھر اس نے دروازہ بند کرنا ہی چاہا تھا کہ اچانک اسے دور سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ قدموں کی آواز سے محسوس ہوتا تھا کہ آنے والوں کی تعداد کافی ہے۔ راہداری میں چھپنے کی اور کوئی جگہ نہیں تھی۔ اسلئے

www.urdupalace.com

وہ تیزی سے دروازہ کھول کر دوبارہ کمرے میں داخل ہو گیا اور اس نے پھرتی سے مگر بغیر کوئی آواز پیدا کئے دروازہ بند کر دیا۔ اور آنکھ کی ہول پر جما دی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پانچ آدمیوں کو سامنے سے گزرتے دیکھا۔ جن میں سے دو افراد مسلح اور یونیفارم میں تھے۔ ان کے گزرنے کے بعد میجر برلیو نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا تو اس نے پانچوں آدمیوں کو راہداری کے دوسرے سرے پر مڑتے دیکھا۔ وہ بھی دروازہ سے نکل کر ان کے پیچھے چل دیا۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا جلد ہی وہ راہداری کے سرے پر پہنچ گیا۔ یہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ اس نے سیڑھیوں پر سے نیچے جھانکا تو وہ پانچوں افراد ایک بند دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔

" آپ نے ریکارڈ روم پر پہرہ دینا ہے اور چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے، یہاں سے نہیں ہلنا" —— ایک ادھیڑ عمر باوقار آدمی نے یونیفارم میں ملبوس مسلح افراد کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

" مگر سلطان صاحب اگر دشمن ریکارڈ روم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ پوری حفاظتی فورس کو ختم کر کے ہی یہاں تک پہنچ سکتے ہیں، چنانچہ ان افراد کی زیادہ ضرورت باہر ہے نہ کہ یہاں" —— ایک اور آدمی نے سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم ملک دشمن افراد کے متعلق نہیں جانتے۔ یہ ضروری نہیں کہ ان کا ٹارگٹ ریکارڈ روم ہی ہو۔ ان کا مقصد کچھ اور بھی ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ سیدھے راستہ سے حملہ کریں۔ وہ ریکارڈ روم تک پہنچنے کے لئے کوئی اور راستہ بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان افراد کی یہاں ضرورت ہے" —— سر سلطان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"ٹھیک ہے سر جیسے آپ مناسب سمجھیں" ___ تجویز کنندہ نے جواب دیا اور سر سلطان سر ہلا کر واپس ہو گئے۔

ان کے ساتھ دو اور سول ڈریس میں ملبوس افراد سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ میجر بریو انہیں واپس آتا دیکھ کر واپس مڑا اور راہداری میں تقریباً بھاگتا ہوا پہلے والے کمرے میں گھس آیا۔ پیروں میں موجود کریپ سول جوتوں کی وجہ سے اس کے قدموں کی آواز بالکل نہیں گونج رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سر سلطان اپنے ساتھیوں سمیت دروازے کے سامنے سے گزر گئے۔ جب ان کے قدموں کی آوازیں معدوم ہو گئیں تو میجر بریو دوبارہ باہر نکلا اور پھر دوبارہ سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔ اب اسے ریکارڈ روم کے محل وقوع کا علم ہو گیا تھا۔ سیڑھیوں کے کنارے پر کھڑے ہو کر اس نے نیچے جھانکا۔ دونوں مسلح دربان دروازے کے سامنے چوکنے کھڑے تھے۔ میجر بریو نے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر دوسری جیب سے سائیلنسر نکال کر ریوالور پر فٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ فائر کرنے کے لئے تیار تھا۔ اس نے ایک دربان کا نشانہ لے کر ٹریگر دبا دیا۔ ہلکی سی ٹشوں کی آواز نکلی اور وہ دربان الٹ کر گرا۔ گولی اس کی پشت میں لگی تھی۔ دوسرے دربان نے چونک کر اوپر دیکھا۔ مگر میجر بریو دوسری بار ٹریگر دبا چکا تھا۔ دوسرے دربان کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے کا ہوا تھا۔ دونوں کو گولیاں ایسے مقام پر لگی تھیں کہ وہ تڑپ بھی نہ سکے تھے۔ ان کی طرف سے اطمینان ہونے کے بعد میجر بریو تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے ریکارڈ روم کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دروازے کے تالے پر فائر کیا اور بڑا سا تالہ ایک ہی فائر سے ٹوٹ گیا۔

میجر بریو نے تیزی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ بہت بڑا ریکارڈ روم تھا۔ دیواروں میں چاروں طرف الماریاں فٹ تھیں جن میں فائلیں

www.urdupalace.com

بھری ہوئی تھیں۔ درمیان میں ایک بہت بڑی الماری موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کراس بنا ہوا تھا۔ میجر بریو اس الماری کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے اس کے حساس کانوں میں دور سے بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں۔ وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ مگر دوسرے ہی لمحے وہ پہلے سے زیادہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ لیبر کے آدمیوں نے عمارت پر حملہ کر دیا ہے اور اس کے فون کی وجہ سے چونکہ محافظ پہلے سے چوکنے تھے اس لئے زوردار مقابلہ ہو رہا ہو گا۔ اب اس کی کامیابی اسی میں تھی کہ وہ جتنی جلد ہو سکے الماری سے فاران سیکرٹ سروس کی فائل حاصل کر کے عمارت سے نکل جائے۔ چنانچہ الماری کے قریب پہنچتے ہی اس نے اس پر بے تحاشہ فائرنگ شروع کر دی مگر پہلا فائر ہوتے ہی پورا کمرہ بلکہ عمارت تیز سائرنوں کی خوفناک آوازوں سے گونجنے لگی۔

دراصل جلدی میں وہ یہ بھول گیا تھا کہ الماری کے گرد خودکار حفاظتی نظام موجود تھا مگر اب وہ کیا کر سکتا تھا جو حماقت ہونی تھی ہو چکی تھی۔ اس لئے اس نے فائرنگ جاری رکھی اور پھر ایک جھٹکے سے الماری کے ٹوٹے ہوئے پٹ کھول ڈالے۔ سائرن کی آوازیں اب بہت تیز ہو چکی تھیں۔ الماری کے اندر ایک ہی فائل موجود تھی۔ میجر بریو نے جھپٹ کر فائل پکڑی اور پھر دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ مگر دروازہ خود بخود بند ہو چکا تھا۔ میجر بریو نے جنون کے عالم میں دروازے پر اپنے کاندھے کی زوردار ٹکریں ماریں اور چند لمحوں کی سر توڑ کوشش کے بعد وہ دروازہ توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا راہداری میں آ پہنچا اور پھر بڑی پھرتی سے پہلے والے کمرے میں داخل ہو گیا۔

اسی لمحے راہداری میں بھاری قدموں کی آوازیں گونجیں۔ میجر بریو نے فائل جیب میں ڈالی اور پھر کھڑکی کھول کر اس کے ساتھ لٹکی ہوئی رسی پکڑی اور بڑی

www.urdupalace.com

پھُرتی سے نیچے اترنے لگا۔ باہر شدید ترین بارش ہو رہی تھی۔ مگر وہ بارش کی پرواہ کئے بغیر بڑی پھُرتی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ اپنی کامیابی پر مسرت سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ اعلیٰ حکام کی نظروں میں ایک بار پھر اپنی اہمیت منوانے کے قابل ہو چکا تھا۔

ڈاکٹر براؤن ایک ایسا سائنسدان ہے جس نے مصنوعی موسم پر خاصا کامیاب تحقیقی کام کیا ہے اور یہ ڈاکٹر ہمارے دشمن ملک کافرستان سے تعلق رکھتا ہے“ ——— عمران نے بلیک زیرو کو بتایا۔

”مگر یہ کیا ضروری ہے کہ ڈاکٹر براؤن ہی ہمارے ملک میں کام کر رہا ہے“ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”پوری فائل میں مجھے یہی ایک ڈاکٹر نظر آیا ہے جس کا کسی حد تک ہمارے ملک سے تعلق ہو سکتا ہے۔ چاہے یہ تعلق دوستی کا ہو یا دشمنی کا۔ اس کے علاوہ جتنے بھی سائنسدان تھے وہ سب یورپین ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے ہمیں پہلے کافرستانی سفارتخانے کو چیک کرنا چاہیئے“ ——— عمران نے کہا اور ٹیلیفون کا رسیور اپنی طرف کھسکایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

www.urdupalace.com

"ٹائیگر سپیکنگ" — دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران سپیکنگ" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"فرمایئے سر" — ٹائیگر نے بے حد مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

ٹائیگر۔ کافرستانی سفارتخانے میں جگہ بناؤ اور کسی سائنسدان ڈاکٹر براؤن کے متعلق معلومات حاصل کرو۔ جتنی جلدی یہ کام ہو سکے کرو اور مجھے مطلع کرو" — عمران نے اسے ہدایات دیں۔

"بہتر سر میں ابھی کوشش شروع کر دیتا ہوں" — ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ ٹائیگر کو باقاعدہ سیکرٹ سروس میں کیوں نہیں شامل کر لیتے" — بلیک زیرو نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ وہ پچھلے چند کیسز میں ٹائیگر کی اعلیٰ ترین کارکردگی اور بہترین صلاحیتوں کا دل سے قائل ہو چکا تھا۔

"ایک ہی تو کام کا آدمی ہے۔ تم اسے بھی مفت خوروں کے گروہ میں شامل کرانا چاہتے ہو" — عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو جھینپ کر رہ گیا۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی زور زور سے بجنے لگی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" — عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان سپیکنگ" — عمران سے بات کراؤ"

دوسری طرف سے سر سلطان کی سنجیدگی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب" — عمران نے سر سلطان کی آواز میں بے پناہ سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے جواب بھی سنجیدگی سے دیا۔

"عمران بیٹے۔ ابھی ابھی مجھے ایک گمنام فون ملا ہے کہ مجرم وزارت خارجہ

www.urdupalace.com

کے دفتر پر حملہ کرنے والے ہیں "___ سرسلطان نے کہا۔
"وزارت خارجہ کی عمارت پر حملہ "___ عمران نے چونک کر جواب دیا۔ اور بلیک زیرو بھی عمران کی بات سن کر سیدھا ہو گیا۔
"ہاں ابھی ابھی مجھے فون ملا ہے۔ میں نے آپریٹر سے فون نمبر حاصل کرنا چاہا تو اس نے بتلایا کہ کال انٹرپرائز کمرشل بلڈنگ کے پبلک بوتھ سے کی گئی ہے" سرسلطان نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے آپ فوراً وزارت خارجہ کے ریکارڈ روم پر دو آدمی متعین کر دیں اور سیکورٹی فورس کو چوکنا کر دیں۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچتا ہوں۔ ہم لوگ باہر سے عمارت کو کور کریں گے "___ عمران نے فوری طور پر سکیم بتلا دی۔
"ٹھیک ہے سرسلطان نے جواب دیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"اگر واقعی آج وزارت خارجہ پر حملہ ہوا تو ہمیں مجرموں کے خلاف ایک لائن آف ایکشن مل جائے گی۔ تم فوراً سیکرٹ سروس کے ممبران کو کال کر کے انہیں عمارت کو خفیہ طریقے سے گھیرنے کے احکامات جاری کر دو۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا "___ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیں اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا آپریشن روم سے باہر نکل آیا۔
چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل کے گیٹ سے بندوق کی گولی کی طرح باہر آئی اور پھر تیز رفتاری کے ریکارڈ توڑتی ہوئی سڑکوں پر طوفانی انداز میں دوڑنے لگی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس کی کار تقریباً چار پانچ منٹ کے بعد انٹرپرائز کمرشل بلڈنگ کے سامنے پہنچ گئی۔ عمران نے بڑی پھرتی سے کار کو

www.urdupalace.com

بریک لگائی اور پھر بغیر اسے لاک کئے بغیر دوڑتا ہوا عمارت کے برآمدے میں داخل ہو گیا۔ پبلک بوتھ برآمدے میں ہی موجود تھا۔

پبلک بوتھ میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ دور ایک دروازے کے سامنے ایک چپڑاسی بیٹھا ہوا تھا اور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اپنی طرف عمران کو اس جارحانہ انداز میں بڑھتے دیکھ کر چپڑاسی بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے قریب پہنچ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر بند مٹھی چپڑاسی کے ہاتھ میں کھول دی۔ مٹھی میں پچاس روپے کا نوٹ تھا۔

"تم کس وقت سے یہاں موجود ہو" ——— عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرگوشی کی۔

"تقریباً دو گھنٹے سے جناب" ——— چپڑاسی نے بوکھلا کر جواب دیا۔ ویسے پچاس کے نوٹ کو اس نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔

"آخری بار پبلک بوتھ کتنی دیر پہلے استعمال ہوا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"ابھی دس منٹ پہلے ایک خوبصورت نوجوان نے بات کی ہے" ——— چپڑاسی نے جواب دیا۔

"کیا اس کی حرکات مشکوک تھیں" ——— عمران نے سوال کیا۔

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— چپڑاسی نے پہلی بار احتجاج کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میری بات کا جواب دو" ——— عمران نے یکدم سخت لہجے میں جواب دیا۔

"ویسے تو شکوک کی کوئی بات نہیں جناب۔ البتہ فون کرنے کے بعد اس نے

www.urdupalace.com

بڑے پراسرار طریقے سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے باہر نکل گیا"——
چپڑاسی نے جواب دیا اور عمران اس کی بات سن کر تیزی سے واپس پبلک بوتھ کی طرف مڑا جیسے ہی عمران پبلک بوتھ کے قریب پہنچا۔ اچانک ایک نوجوان لڑکی برآمدے میں داخل ہوئی اور بوتھ کا دروازہ کھولنا چاہا۔ مگر عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"ارے ارے محترمہ کیا غضب کر رہی ہیں۔ اس بوتھ میں ابھی ابھی قتل ہو گیا ہے"—— عمران نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی یوں بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئی جیسے اسے کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ اس کا چہرہ یکدم زرد پڑ گیا تھا۔

"قتل۔ کک۔ کون قتل ہو گیا"—— لڑکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میرا دل——" عمران نے بڑی معصومیت سے کہا اور پھر تیزی سے بوتھ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ لڑکی شاید چند لمحے اس کا مطلب نہ سمجھ سکی مگر جب اسے عمران کی بات سمجھ میں آئی تو اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔

مگر عمران اس کے غصے اور شرم سے بے نیاز اپنی کارروائی میں مصروف ہو گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود سفید پاؤڈر رسیور اور ڈائل پر چھڑکنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے فون پر انگلیوں کے نشان ابھر آئے۔ جس جس نمبر کو ڈائل کیا گیا تھا وہاں وہاں انگلیوں کے نشان موجود تھے اور یہ نمبر صاف سر سلطان کا بنتا تھا۔ عمران نے زیرلب مسکراتے ہوئے رسیور پر موجود انگلیوں کے نشانات کو دیکھا اور پھر اس ڈبی کی پشت پر بنے ہوئے ایک خانے سے ایک باریک سا کاغذ نکالا اور کاغذ کو رسیور کے اوپر رکھ کر ہاتھ کا دباؤ ڈالا۔ رسیور پر موجود انگلیوں کے نشانات کاغذ پر ابھر

www.urdupalace.com

آئے۔ کاغذ کو ایک لمحے کے لئے بغور دیکھنے کے بعد اس نے احتیاط سے اسے جیب میں رکھ لیا اور پھر پاؤڈر والی ڈبی کو بند کر کے جیب میں ڈالا اور پھر رومال نکال کر اس نے رلیسیور اور ڈائل پر سے نشانات مٹائے اور بوتھ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ لڑکی کو شاید کہیں ضروری فون کرنا تھا۔ اس لئے وہ جا چکی تھی۔ عمران بوتھ سے باہر نکلا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا برآمدے کے باہر موجود اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری کے ریکارڈ توڑتی ہوئی وزارت خارجہ کے دفتر کی طرف دوڑنے لگی۔

عمران نے سر اٹھا کر دیکھا تو آسمان پر گہرے سیاہ رنگ کے بادل چھا چکے تھے عمران کی آنکھوں میں ایک پُراسرار سی چمک لہرائی اور اس نے کار کی رفتار اور بھی تیز کر دی تھوڑی دیر بعد وہ وزارت خارجہ کی عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے اپنی کار عمارت سے ہٹ کر ایک طرف کھڑی کی۔ اس سے پہلے وہاں ایک کار موجود تھی۔

عمران جیسے ہی اس کار کے قریب سے گزرا اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کار کے شفاف ہینڈل پر ایک انگلی کا نشان واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور اسکے ٹھٹھکنے کی وجہ بھی وہی نشان تھا۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے جھک کر اس نشان کو دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر پُراسرار سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

عمران تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھا اور پھر وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ اب آسمان پر بادل اس حد تک گہرے ہو چکے تھے کہ ماحول پر اندھیرا چھاتا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے ڈیش بورڈ کا ایک بٹن دبایا اور دوسرے لمحے کار کے ڈائل پر ایک سرخ رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران سپیکنگ" ـــــ عمران نے آہستہ سے کہا۔

www.urdupalace.com

"یس صفدر اٹینڈنگ یو اوور" ـــــ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر کیا تم لوگوں نے عمارت کو گھیرے میں لے لیا ہے اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں اس وقت عمارت ہمارے محاصرے میں ہے اوور" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

"سنو صفدر جب تک میں کاشن نہ دوں تم نے قطعاً کسی چیز میں مداخلت نہیں کرنی اوور" ـــــ عمران نے اسے ہدایات دیں۔

"بہتر جناب اوور" ـــــ صفدر کا جواب سنائی دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے جواب دیا اور پھر بٹن دبا کر سلسلہ منقطع کر دیا مگر وہ کار سے باہر نہیں نکلا۔ اب بارش بھی شروع ہو گئی تھی جو لمحہ بہ لمحہ تیز تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ بادلوں کے موڈ سے صاف نظر آ رہا تھا جیسے آج ہی برسنے کی قسم کھالی ہو۔

عمران خاموشی سے بیٹھا عمارت کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب موسلا دھار بارش برسنے لگی اور بارش کے زور میں آس پاس کے ماحول کو دیکھنے میں مشکل پیش آنے لگی۔ تو عمران نے کار کے ڈیش بورڈ کا بٹن دبایا۔ بٹن دبتے ہی خانہ کھل گیا۔ عمران نے خانے میں رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی دوربین نکالی۔ دوربین کے لینز کے ساتھ ایک چھوٹا سا پیچ لگا ہوا تھا۔ عمران نے وہ پیچ انتہائی حد تک دائیں طرف گھما دیا اور پھر دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ اب شدید ترین بارش کے باوجود باہر ہر چیز صاف نظر آ رہی تھی۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ماحول ٹرانسپیرنٹ ہو گیا ہو۔ ابھی اسے دوربین لگائے چند ہی منٹ ہوئے تھے کہ اس

www.urdupalace.com

نے دو کاریں موڑ مڑ کر عمارت کی طرف بڑھتی ہوئی دیکھیں ۔ عمران چونکنا ہو کر بیٹھ گیا۔ کاریں گیٹ سے تھوڑی دور پہلے رک گئیں اور پھر ان میں سے تقریباً بارہ آدمی برساتیوں میں ملبوس باہر نکلے ۔ ان کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں ۔ وہ تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھے ۔ اسی لمحے عمران نے دیکھا کہ آسمان پر بجلی کا کڑاکا ہوا اور پھر اس نے آسمان پر سے بجلی کی ایک لہر کو نیچے آتے دیکھا ۔ دوسرے لمحے بجلی عمارت کے مین گیٹ پر گری اور مین گیٹ جلنے کی صورت میں زمین بوس ہو گیا ۔ ظاہر ہے وہاں موجود سپاہیوں کا کیا حشر ہوا ہو گا ۔ جیسے ہی دروازہ بجلی سے جل کر نیچے گرا اس نے حملہ آوروں کو تیزی سے پھلانگ کر عمارت کے اندر جاتے دیکھا ۔

عمران کے چہرے پر ایک بار پھر پراسرار سی مسکراہٹ پھیل گئی ۔ چند لمحوں بعد اندر سے بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں ۔

عمران نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا ۔

"ہیلو صفدر کیا مین گیٹ کے باہر موجود کاریں تمہیں نظر آ رہی ہیں اوور" —— عمران نے پوچھا ۔

"جی ہاں ۔ مجھے یہ دونوں گاڑیاں نظر آ رہی ہیں ۔ گو بے حد دھندلی ہیں اوور" ۔ صفدر نے جواب دیا ۔

"تم لوگوں کے پاس کاریں ہیں یا موٹر سائیکل اوور" —— عمران نے سوال کیا ۔

"ہم موٹر سائیکلوں پر آئے تھے اوور" —— صفدر نے جواب دیا ۔

"اچھا تم ایسا کرو فوراً عمارت سے دو سو گز دور پیپل کے درخت سے سو فٹ بائیں طرف آ جاؤ ۔ جلدی ۔ اوور اینڈ آل" —— عمران نے کہا اور دوبارہ عمارت کی طرف دیکھنے لگا ۔ عمارت پر بار بار بجلی گر رہی تھی اور اندر سے بے تحاشا

www.urdupalace.com

... لائبریری
لین نمبر 3 گلستان کالونی
...

فائرنگ کی آواز آرہی تھی۔

چند لمحوں بعد اسے صفدر برساتی میں شرابور اپنی کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔ عمران تیزی سے کار سے باہر نکلا اور پھر جیسے ہی صفدر قریب آیا اس نے صفدر کو سرگوشی میں کہا

"میں عمران ہوں صفدر۔ تم میری کار میں بیٹھ جاؤ اور یہ وید ر لینز دوربین بھی رکھ لو۔ اس میں سے تمہیں شدید بارش کے باوجود بھی نظر آئے گا۔ تم نے ان دونوں کاروں کا تعاقب کرنا ہے" —— عمران نے اسے بتایا۔

"مگر آپ" —— صفدر نے کار میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ اور ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا کہہ دینا تاکہ وہ تمہیں کور دے سکیں۔ گو شدید بارش میں موٹر سائیکل چلانا تقریباً ناممکن ہے مگر شاید وہ اسے سنبھال جائیں" —— عمران نے اسے مزید ہدایات دیں اور پھر تیزی سے اگلی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے ہینڈل پر اس نے نشان دیکھا تھا۔

کار کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے تار نکالا اور پھر کار کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر گھس گیا۔ سیٹوں کے درمیان دبک کر اس نے کار کا دروازہ بند کر دیا۔ اب وہ دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ کار میں زیادہ آدمی نہ گھس آئیں ورنہ وہ چیک ہو جائے گا۔

سیٹوں کے درمیان دبکا ہوا وہ کار کے شیشے سے آنکھیں لگائے باہر دیکھ رہا تھا۔ گو شدید بارش کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا مگر بار بار بجلی کوندنے سے کسی حد تک منظر نظر آجاتا تھا۔ اور پھر اس نے ایک سایہ کو جھکے جھکے تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا۔ دوسری بار جب بجلی کوندی تو اس نے سائے کو کار کے بے حد قریب پایا۔ اس آدمی نے برساتی پہنی ہوئی تھی۔ اسے دیکھتے ہی عمران

www.urdupalace.com

فوری طور پر سیٹ کے نیچے دبک گیا۔ دوسرے لمحے کار کا دروازہ کھلا اور پھر وہ آدمی سٹیرنگ پر بیٹھ گیا۔ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور دوسرے لمحے گاڑی سٹارٹ ہو گئی۔

کار سٹارٹ ہوتے ہی آگے بڑھنے لگی۔ اس کی رفتار بے حد سست تھی۔ کیونکہ شدید بارش میں سامنے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ مگر اس کے باوجود ڈرائیور بڑے ماہرانہ انداز میں گاڑی بڑھائے چلا جا رہا تھا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک کار میں ایک سیٹی کی سی آواز گونجنے لگی۔ پھر ڈرائیور نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو، ہیلو میجر بریو۔ ڈیڈ رباس کالنگ یو اوور"—— دوسری طرف سے ایک تیکھی آواز سنائی دی اور عمران میجر بریو کا نام سن کر چونک سا ہو گیا۔ چند لمحے تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے مگر پھر ایک پراسرار سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تیرنے لگی۔

"یس میجر بریو سپیکنگ اوور"—— نوجوان نے جو کار چلا رہا تھا قدرے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"میجر بریو ہم نے تمہاری کار چیک کر لی ہے اور ہم کسی بھی لمحے تمہاری کار پر بجلی گرا کر تمہیں بھسم کر سکتے ہیں اوور"—— دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"مگر سر میرا قصور اوور"—— میجر بریو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ مگر اس کے لہجے میں موجود طنز عمران سے چھپا نہ رہ سکا۔

"قصور —— تم غدار ہو تم نے فارن سیکرٹ سروس کی فائل پہلے ہی اڑا لی ہے اور جب ہمارے آدمیوں نے عمارت پر حملہ کیا تو وہاں کی سیکورٹی پوری طرح

www.urdupalace.com

چوکنی تھی. نتیجہ یہ کہ ہمارا ایک آدمی بھی زندہ واپس نہیں نکل سکا. مگر ہم نے تمہیں کھڑکی کے راستے نیچے اترتے چیک کر لیا تھا۔ اور اس وقت تمہاری کار ہمارے حملے کی زد میں ہے اوور" —— ویدر باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مگر سر اس میں میرا کیا قصور میں تو ویسے ہی اِدھر نکل آیا تھا۔ شدید بارش کی وجہ سے رک گیا۔ اب واپس جا رہا ہوں۔ آپ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے اوور"۔ میجر بریو نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تم نہیں مان رہے۔ بہرحال تم سیدھے ہیڈ کوارٹر آؤ۔ ہم تمہیں مسلسل چیک کرتے رہیں گے۔ اگر تم نے ڈاج دینے کی کوشش کی تو اسی لمحے کار سمیت زندہ جل جاؤ گے۔ اوور اینڈ آل" —— ویدر باس نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔

اور اس نے ڈیش بورڈ کا ایک اور بٹن دبایا۔ ڈیش بورڈ پورے کا پورا گھوم گیا اِس میں ایک ڈائل اور مختلف گوٹیاں فٹ تھیں۔ میجر بریو نے تیزی سے ایک گوٹ گھمائی۔ اور ایک فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے ایک بٹن دبا دیا۔ کار میں ایک بار پھر سیٹی کی آواز گونجنے لگی۔ چند لمحوں بعد ایک باوقار آواز نے سیٹی کی جگہ لے لی۔

"جی۔ ایم۔ سپیکنگ اوور" ——

"میجر بریو سپیکنگ سر اوور" —— میجر بریو نے جواب دیا۔

"میجر بریو کیا بات ہے اوور" —— جی ایم کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اس کے لئے میجر بریو کی کال غیر متوقع رہی ہو۔

"سر آپ نے مجھے ہٹا دیا۔ مگر اب میں نے ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ہمارے آدمیوں نے وزارت خارجہ کی عمارت پر فارن سیکرٹ فائل حاصل کرنے کے لئے حملہ کیا مگر وہ سب ختم ہو گئے۔ ادھر میں نے اپنا پہلا الزام دھونے کے لئے اکیلے ہی کوشش کی اور اس وقت فائل میرے پاس ہے۔ کیا اس سے میری صلاحیتیں ثابت

www.urdupalace.com

نہیں ہوتیں۔ اب دیدر باس نے مجھے ہیڈ کوارٹر بلایا ہے اور دھمکی دی ہے کہ اگر میں نہ آیا تو میری کار پر بجلی گرا کر مجھے ختم کر دیں گے اوور" ـــــــ میجر بریو نے جی ایم کو تفصیلات بتائیں۔

"تم ہیڈ کوارٹر جاؤ میں دیدر باس سے بات کروں گا اور پھر تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کیا جائے گا اوور" ـــــــ جی ایم نے جواب دیا۔

"او کے اوور اینڈ آل" ـــــــ میجر بریو نے کہا اور بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

عمران خاموشی سے پچھلی سیٹوں کے درمیان دبکا ہوا تمام گفتگو سن رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ میجر بریو پر یہیں حملہ کر کے اس سے فائل چھین لے مگر اس طرح دو نقصانات تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ مجرموں کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکے گا اور دوسرا کار اس وقت مجرموں کی نگرانی میں ہے۔ اس طرح وہ خود بھی ان کی نظروں پر چڑھ جائے گا۔ مگر دوسری صورت اس سے بھی زیادہ خطرناک تھی کہ اگر فائل مجرموں کے پاس پہنچ گئی اور وہ اسے فوراً حاصل نہ کر سکا تو یہ ملک کے لئے تباہ کن ہوگا کیونکہ اس فائل میں پوری دنیا میں پھیلے ہوئے پاکیشیا کے جاسوسوں کے پتے اصل نام اور فوٹو موجود ہیں۔ یہ فائل کسی قیمت پر بھی مجرموں کے ہاتھوں تک نہیں پہنچنی چاہیئے۔ مگر ہیڈ کوارٹر والی بات اپنی جگہ اہم تھی۔ آخر اس نے ایک اور فیصلہ کیا کہ کسی طرح وہ میجر بریو کو فائل سمیت اغوا کر کے لے جائے۔ اس طرح وہ میجر بریو کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کا بھی پتہ چلا لے گا۔ اور فائل بھی مجرموں تک نہیں پہنچ سکے گی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ ذہنی طور پر مطمئن ہو گیا۔ اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالا اور پھر ریوالور کو نال سے پکڑ کر وہ یکدم سیدھا ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ میجر بریو یک بریک اسے دیکھ کر چونکتا ہوا تا۔ عمران نے ایک ہاتھ سے اس

www.urdupalace.com

کے سر سے فلیٹ ہیٹ جھٹک دی۔ دوسرے ہاتھ سے ریوالور کا دستہ اس کی کھوپڑی پر جما دیا۔

پہلا وار ہی اتنا جچا تلا ثابت ہوا کہ میجر بریو کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے تیزی سے میجر بریو کو گھسیٹ کر ایک طرف کیا اور پھر تیزی سے اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر خود بیٹھ گیا۔

کار چونکہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی اس لئے اس تبدیلی کے باعث کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ عمران نے کار اسی رفتار سے آگے بڑھا دی۔ پھر اس نے ایک ہاتھ سے سٹیئرنگ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے پڑے ہوئے میجر بریو کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ جلد ہی اس کا ہاتھ فائل تک پہنچ گیا۔ اس نے فائل نکال کر اپنی جیب میں ڈالی اور پھر کار کی ونڈ سکرین پر آنکھیں جما دیں۔ اب وہ کسی ایسی جگہ کی تلاش میں تھا جس کی آڑ میں وہ چند لمحوں کے لئے ویگن آئی سے بچ جاتا۔ اسی دوران وہ میجر بریو کو نکال لے جا سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد سے وہ جگہ نظر آ گئی۔ یہ ایک کافی بڑی عمارت تھی جس کے درمیان میں کار کا راستہ موجود تھا۔ اندر دونوں سائیڈوں پر سپر مارکیٹیں تھیں اور عمارت کا دوسرا گیٹ سڑک پر نکلتا تھا۔ عمران نے بڑی آہستگی سے گیئر بدلا اور دوسرے لمحے سٹیئرنگ کو پوری قوت سے موڑ کر فل ایکسیلیٹر دبا دیا۔ کار جو آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ بندوق سے نکلی ہوئی گولی کی طرح مڑ کر عمارت کے گیٹ میں گھستی چلی گئی۔ عمارت میں جیسے ہی کار داخل ہوئی۔ عمران نے پوری قوت سے بریکیں دبائیں اور پھر برق کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ سپر مارکیٹیں شاید شدید بارش کی وجہ سے سنسان پڑی تھیں۔ عمران اچھل کر دوسری طرف آیا اور پھر اس نے دروازہ کھول کر بیہوش میجر کو باہر گھسیٹ کر کندھے پر

www.urdupalace.com

ڈالا اور عمارت کے دوسرے دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ عمارت سے باہر نکل کر وہ عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ بھاگنے لگا۔ وہ حتی الامکان مجرموں کی زد سے باہر نکل جانا چاہتا تھا۔ دیوار ختم ہوتے ہی وہ ایک کھلے میدان میں آگیا۔ اس نے پوری قوت سے دوڑ لگا دی اور میدان کو پار کر کے سامنے کی عمارتوں کی طرف جانے لگا۔

مگر اس نے ابھی آدھا میدان ہی پار کیا تھا کہ اچانک اسے آسمان پر بجلی کے تیز جھماکے کا احساس ہوا اور بھاگتے بھاگتے عمران نے یکدم دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ یہی چھلانگ اس کی جان بچا گئی۔ کیونکہ جس لمحے عمران کے قدموں نے وہ جگہ چھوڑی تھی اسی لمحے عین اسی جگہ پر بجلی گری تھی۔ عمران چھلانگ لگا کر جیسے ہی ایک طرف ہٹا اس نے زگ زیگ انداز میں بھاگنا شروع کر دیا۔ اس کی رفتار پہلے سے تیز ہو گئی تھی۔ مگر ایک بار پھر وہ بجلی کی زد میں آتے آتے بچا۔ زگ زیگ انداز ہی اسے بچا گیا تھا مگر ابھی سامنے والی عمارتیں کافی فاصلے پر تھیں اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ فاصلہ اس کی زندگی اور موت کا فاصلہ ہے۔ اگر کوئی آدمی سامنے ہوتا تو وہ اپنے نشانہ بازی سے کام لے کر جان بچا سکتا تھا مگر اب وہ اس آسمانی بجلی کا کیا علاج کرے اب تو اس کی پھرتی اور تیزی ہی اس کی جان بچا سکتی تھی۔

ایک اور مسئلہ یہ آن پڑا تھا کہ اب تک جس جگہ پر وہ دوڑتا رہا تھا وہ جگہ اونچی تھی جس کی وجہ سے وہاں پانی ٹھہرا ہوا نہیں تھا۔ مگر آگے جگہ ڈھلوان تھی۔ بارش کی وجہ سے وہاں پانی بھرا ہوا تھا۔ عمران کو علم تھا کہ اگر پانی کے درمیان میں بجلی گری تو پانی میں بجلی کی لہر دوڑ جائے گی اور اس طرح وہ پانی کے اندر کہیں بھی موجود ہوا تو بجلی کا شکار ہو جائے گا۔

مگر مجبوری بھی تھی۔ اسے ہر قیمت پر میدان کراس کر کے عمارتوں کے اندر پناہ

www.urdupalace.com

لینی تھی ورنہ وہ یقیناً آسمانی موت کا شکار ہو جاتا۔ ادھر بجلی تھی کہ بار بار اس پر گر رہی تھی۔ اب تک وہ اپنی پھرتی یا حسن اتفاق سے بچ گیا تھا مگر کب تک۔

چنانچہ ڈھلوان میں دوڑتا چلا گیا۔ پانی اس کے گھٹنوں تک آرہا تھا۔ اس وقت چونکہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے دوڑ رہا تھا اس لئے پانی کے باوجود اس کی رفتار تیز ہوتی چلی جا رہی تھی۔

اچانک دوڑتے دوڑتے اس کا پاؤں پھسلا اور وہ پانی کے اندر میجر بریو سمیت دور تک قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔

میجر بریو اس کے کندھے سے اچھل کر دور جا گرا تھا۔ عمران نے اسی لمحے فیصلہ کیا کہ اب اسے میجر بریو کا خیال چھوڑ کر اپنی جان بچانی چاہیئے۔ میجر بریو کے بوجھ کی وجہ سے اس کی رفتار میں بھی رکاوٹ آرہی تھی۔ چنانچہ عمران تیزی سے اٹھا اور پھر پوری قوت سے دوڑنے لگا۔ اب ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کو پر لگ گئے ہوں۔ اس کی رفتار انتہائی حد تک تیز تھی۔ ابھی وہ عمارتوں سے تھوڑی ہی دور تھا کہ اسے آسمان پر ایک بار پھر چمک محسوس ہوئی اور اسی لمحے عمران نے پوری قوت سے جمپ لگایا اور وہ جیسے ہوا میں اڑتا ہوا آگے چلا گیا۔ بجلی گری ضرور مگر عمران جہاں گرا تھا وہ جگہ اس میدان کا اونچا سرا تھا جہاں پانی موجود نہیں تھا۔ بجلی پانی میں گری اور عمران بال بال بچ گیا تھا۔ خشکی پر گرتے ہی وہ اچھلا اور پھر ایک اور جمپ نے اسے عمارت کی دیوار تک پہنچا دیا۔

اس نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر دیکھا تو پانی میں میجر بریو کی جلی ہوئی لاش تیرتی پھر رہی تھی۔ دوسرے لمحے عمران دوڑتا ہوا عمارت کے گیٹ کے قریب پہنچا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے دروازہ کراس کر گیا۔

اسی لمحے اس بار بجلی دروازے پر گری اور دروازہ دھڑا دھڑ جلنے لگا۔

www.urdupalace.com

عمران بھی کسی حد تک اس کی زد میں آگیا تھا۔ بجلی کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم میں آگ بھر گئی ہو۔ اور وہ جھٹکا کھا کر وہیں گر گیا۔ اور اسی لمحے جلتا ہوا بھاری بھرکم دروازہ اس کے اوپر آگرا اور عمران جو اب تک موت سے بال بال بچتا چلا آیا تھا۔ آخر کار موت کی زد میں آہی گیا۔

ختم شد

Part_4

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com